باب الفتاویٰ

سوال:۔ زید نے اپنی وفات کے وقت ایک مکان اور پانچ وارث چھوڑے، متوفی کی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے یہ مکان تقریباً ۲۵-سال قبل اپنی ایک بیٹی کے نام لکھوادیا تھا جو اس بیٹی نے وفات کے بعد بتایا۔ اب مطلوب یہ ہے کہ کیا کوئی شخص اپنے تمام ورثاء کو نظرانداز کر کے اپنی جائیداد کسی ایک وارث کو بطور رھبہ (گفٹ) دے سکتا ہے یا نہیں اور ایسی گفٹ وغیرہ کا شرعی حکم کیا ہے؟

اور صورت مسئولہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں کیا کرنا چاہیئے۔

الجواب بعون الوہاب

صورت مسئولہ میں زید کا اپنے دیگر ورثاء کو نظرانداز کر کے ایک وارث کے نام مکان وغیرہ لگوانا شرعاً درست نہیں۔ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

عن النعمان بن بشير رضى الله عنهما انه قال ان اباه اتىٰ به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انى نحلت ابنى هذا غلاماً كان لى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل ولدك نحلته مثل هذا فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعه۔ وفى رواية۔ قال اتقوا الله واعدلوا فى اولادكم فرجع ابى فرد تلك الصدقة۔ و فى رواية۔ قال لابيه لاتشهد نى على جور۔ (رواه مسلم ۲/۳۷)

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ اس کا باپ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام بطور ہدیتہ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا